سوال

(229)پچاس مساکین اوراس کے ساتھ پچاس اغنیاء کو کھلانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے بہ نیت ایصال ثواب موتے کے پچاس مساکین کے لیے کھانا تیار کیا اوراس کے ساتھ پچاس اغنیاء کو بھی کھانا کھلوانے کے لیے ایک ہی دیگ میں ملا کر کھانا پکایا۔ پس اس طعام مخلوط میں سے اغنیاء کھا سکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں کھا سکتے تو اس پر کون سی دلیل شرعی مانع ہے اور اگر جواز ہے تو اس کی رخصت پر کیا دلیل ہے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ با خلط غیر صدقہ کے ساتھ جائز تو ہے لیکن یہ غور کرنا چاہیے کہ وہ اغنیاء کو کس نیت سے شامل کرتا ہے اگر ریا ونا موری کی نیت سے ہے تو حرام ہے۔ لقولہ[1] علیہ السلام المتباریان لایجابان ولا یوکل طعامھما وان یسیر الریا لشرک وغیر ذلک من الآیات والاحادیث الدالة علی ذم الریاء والخیلاء۔ اور اگر دعوت دوستانہ کی نیت سے ہے وبطور ہدیہ اغنیاء کو کھلاتا ہے تو محل اس کا نہیں ہے۔ شریعت میں تعزیت موت پر دعوت کرنا نہیں آیا اس کا محل نکاح ہے۔ چنانچہ فتح القدیر میں ابن ہمام نے ذکر کیا ہے کہ یہ دعوت جائز نہیں ہے۔ لانہا[2] شرعت فی السرور لافی الشرور اور جب کہ دعوت میں ان نیتوں فاسدہ سے غیر خدا کے تقرب کی بھی نیت ہے تو وہ ساری دعوت نامقبول ہے اور خدا کی طرف سے مردود۔ قال[3] اللہ تعالیٰ فی الحدیث القدسی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ ترکتہ وشرکہ وانا منہ بری ہاسوائے تقرب ایصال ثواب ہونے کے اگر کوئی ایسا کھانا پکائے جس میں کس قدر صدقہ کی نیت سے ہے اور کسی قدر ہدیہ شرعیہ کی نیت سے بدوں فساد نیت وبلا دخل بدعت تو اس کے جواز میں کچھ کلام نہیں لیکن اس میں تحری بکار ہے کہ جس قدر صدقة اللہ کی نیت سے ہے اس قدر صدقہ اپنے ذمہ پر رہ نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ اخلاط مال یتیم کے باب میں جس کا کھانا بلا وجہ حرام ہے۔ فرماتا ہے: قل[4] اصلاح لھم خیر اوان تخالطوھم فاخوانکم فی الدین واللہ یعلم المفسد من المصلح ولوشاء اللہ لا عنتکم ان اللہ عزیز حکیم۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مال کا کھانا اپنے لیے درست ہے اس لیے کہ وہ حق غیر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یاندہ کا تو اس کا خلط اپنے ماں سے درست ہے بشرطیکہ اس میں اصلاح بکار لائی جائے اللہ کے حق کو اپنے حق میں نہ لیا جائے۔ فقط حررہ ابو سعید محمد حسین عفی عنہ۔

(سید محمد نذیر حسین)

---

[1] فخر سے دعوت کرنے والوں کی دعوت قبول نہ کی جائے نہ ان کا کھانا کھایا جائے کیونکہ یہ شرک اصغر ہے۔

[2] کیونکہ دعوت خوشی میں ہوتی ہے غمی میں نہیں ہوتی۔

[3] حدیث قدسی میں ہے کہ میں شرکاء میں سے سب سے زیادہ نے نیاز ہوں اگر کوئی ایسا عمل کرے جس میں میرے سوا کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اس سے دست بردار ہوجاتا ہوں۔

[4] کہ ان کے لیے درستی بہتر ہے اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملالو تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ فسادی اور مصلح میں خوب امتیاز کرسکتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو مشقت میں ڈال دیتے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص714

محدث فتویٰ